© rasailojaraid.com

دربار راولپنڈی

اور

مسایل اسلامی
(لایق ملاحظہ گورنمنٹ)

راولپنڈی کے دربار و ریویو مین جس مین امیر صاحب کابل بھی رونق افروز تھے ہمکو بھی شامل ہونے کا اتفاق ہوا اس دربار کے متعلق اسلامی مسایل اور انکے نتایج کا بیان ہم اپنا منصبی فرض خیال کرکے ادا کرتے ہین۔ اس تقریب تشریف آوری امیر صاحب ممدوح پر جو اعزاز و اکرام امیر صاحب کا گورنمنٹ کی طرف سے ہوا ہے وہ اسلام و مسلمانون کے فخر کا موجب اور گورنمنٹ کی دوراندیشی و قدر شناسی کا مثبت ہے اور جو امیر صاحب کی طرف سے گورنمنٹ کا اکرام ہوا ہے وہ اسلام کی خوبی و صفائی کا مثبت اور مسلمانون کی وفاداری و صدق شعاری کا موجب ہے۔

اس موقع پر جو ہدیے و تحایف گورنمنٹ کی طرف سے امیر صاحب کی خدمت مین۔ یا امیر صاحب کی طرف سے گورنمنٹ کی خدمت مین پیشکش ہوئے ہین اُن سب کی تفصیل ہمارے مقصود سے اجنبی ہے۔ یہہ کام عام اخبارون کا ہے جو صرف واقعات سے بحث کرتے ہین ہم صرف ان آخری ہدایا فریقین کے ذکر پر اکتفا کرتے ہین جنسے ہمارے مقصود کو خاص تعلق ہے آخری ہدیہ جو گورنمنٹ کی طرف سے امیر صاحب کی خدمت مین پیش ہوا ہے وہ ایک مرصع اور بیش قیمت تلوار تہی جو ویسرے نے اپنے ہاتھ سے امیر صاحب کو دی۔ اور آخری ہدیہ منجانب امیر صاحب اونکا یہہ کلمہ تہا جو

بنابرین یہہ ایک عام راے ہی کہ گورنمنٹ نے امیر صاحب کا جسقدر اعزاز و اکرام کیا ہے کبہی کسی کا نہین کیا ہے۔ کہ بعض اہل راے مخالفین اسلام نے اس اعزاز کو بیجا لجاجت و خوشامد قرار دیا ہے اور اسپر گورنمنٹ پر سخت طعن و اعتراض کیا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تلوار ملنے کے وقت اونہون نے فرمایا تھا) کہ مین اور میری نسل (قوم و اتباع) اس تلوار کے ساتھہ مخالفین گورنمنٹ کا سر کاٹین گے انشاءاللہ تعالے۔ اسی کلمہ پر جانبین کی دوستی و عہد کا استحکام ہوا۔ اس **اعزاز و اکرام** فریقین کے متعلق منجملہ مسایل اسلام **دو مسئلے** اور اونکے نتایج کا بیان اِس مقام مین ہمکو مد نظر ہے **اول** یہہ کہ مسلمانون کو اقوام غیر سے ہدیہ لینا یا اُنکو دینا اور اون سے عہد دوستی کرنا جایز ہے یا نہین **دوم** یہہ کہ اقوام غیر سے عہد دوستی ہو جاۓ تو اوسکا ایفاء مسلمانون کے ذمہ پر شرعًا اور خدا کی طرف سے واجب ہو جاتا ہے یا نہین۔ اِن دونون مسئلون کا پورا بیان ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد مین اِس تفصیل سے ہوا ہے جسکی نظیر کسی کتاب مین پائی نہین جاتی مگر افسوس اس رسالہ کی اشاعت گورنمنٹ کی عدم توجہی اور بے پروائی سے ہنوز معرض التوا مین ہے اِس مقام مین اِن مسایل کے بیان مین اسی تفصیل کا اجمال معرض نقل مین آتا ہے

پہلے مسئلہ کا بیان

حق تعالے نے قرآن مجید مین مخالفین اسلام سے صلح اور دوستی کرنے کی خود اجازت دی ہے سورہ انفال مین ہے کہ اگر بیتیری مخالف صلح کی طرف مایل ہُون تو تو بہی

وان جنحوا للسلم فاجنح لها وتوكل على الله انفال ع ۸

صلح کر لے اور خدا پہ بھروسہ کر۔

اور سورہ ممتحنہ مین فرمایا ہے خدا تعالے تمکو ان مخالفین اقوام کے ساتھہ

لا ينهاكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين ولم يخرجوكم من دياركم ان تبروهم وتقسطوا اليهم ان الله يحب المقسطين انما ينهاكم الله

جو تم دین کے سبب نہین لڑے اور نہ تمکو (اس سبب) تمہارے گھرون سے اُنہون نے نکالا ہے بہلائی اور انصاف کرنے سے نہین روکتا۔ اُن ہی لوگون کی دوستی سے تمکو منع کرتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاهروا علی اخراجکم ان تولوهم ومن یتولهم فاولئک هم الظالمون ۔
ممتحنہ ع ۲

ہے جو تمسے دین کے سبب لڑے ہین اور تمکو گھرون سے نکال چکے ہین اور تمہارے نکالنے مین تمہارے مخالفون کے مددگار رہے ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال کفار قریش سے صلح کی اس صلح مین کفار کی ایسی باتین مانی گئین جنمین بظاہر انکی شوکت اور اسلام کی کسر شوکت متصور تھی ۔

دیکھو بخاری صفحہ ۳۷۰ مسلم صفحہ ۱۰۵ ابوداود جزو ۲ ج

اور یوحنا عیسائی (بادشاہ ایلہ) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید رنگ کی

اهدی ملک ایلة للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بغلة بیضاء فکساہ بردًا وکتب لہ ببحرهم (بخاری نمبر ۴۵۶)

خچر بطور تحفہ کے بھیجی تو آپ نے وہ قبول فرمائی اور اسکے صلہ مین ایک چادر عطا کی ۔

اکیدر (دومة الجندل کے رئیس) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جبہ

عن انس ان اکیدر دومة اهدی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم جبة من سندس (بخاری صفحہ ۳۵۶)

ریشمین ارسال کیا جسکو آنحضرت نے قبول فرمایا اسکے نظائر اس رسالہ اقتصاد مین اور بہت ہین جنکی تفصیل مین تطویل ہے ۔

دوسرے مسئلہ کا بیان

کسی مخالف اسلام کے ساتھ عہد و دوستی ہو جائے تو اوسکا وفا بحکم خدا واجب ہے اور اوسکا توڑنا اور دوسرے سے بلا اطلاع وبرائت جوڑنا حرام ہو جاتا ہے حقتعالے نے فرمایا ہے

اوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولًا یاایها الذین اٰمنوا اوفوا بالعقود (مائدہ ع ۱) اوفوا بعهد اللہ اذا عاهدتم ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدها وقد جعلتم اللہ علیکم کفیلًا ان اللہ یعلم ما تفعلون

عہد پورا کرو ۔ عہد سے سوال ہوگا ۔ ایمان والو اپنے عقدون (عہدون) کو پورا کرو اور فرمایا خدا کی عہد کو (یعنی جو خدا کے ساتھ کرتے ہو) پورا کرو جب کسی سے عہد کرو اور اپنی قسمونکو پکا کرکے نہ توڑو ۔ جس حالت مین تم خدا کو ضامن کر

© rasailojaraid.com

ولا تکونوا کالتی نقضت غزلها
من بعد قوة انکاثا تتخذون
ایمانکم دخلا بینکم ان تکون
امة هی اربی من امة (نحل ع ۱۳)

جیسے ہو وہ جاننا ہے جو تم کرتے ہو اور اس عورت جیسا
نہ ہو جاؤ جو اپنا (دن بھر کا) مضبوط کاتا
ہوا (شام کو) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی تھی تم
آپس میں قسموں کو اسلئے گڈمڈ کر دیتے ہو کہ (دوسرا)
گروہ (جسنے جوڑتے ہو پہلے) گروہ سے (جسنے توڑتے ہو) بڑھ کر نکلے۔

وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر
الا علی قوم بینکم وبینهم میثاق (انفال ع ۱۰)

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قتل
معاهدا فی غیر کنهه حرم الله علیه الجنة
(ابوداود ص ۲۴ ج ۲)

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا اخیس بالعهد
(ابوداود ص ۲۳)

الغادر ینصب له لواء یوم القیامة (ایضاً)

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قتل معاهدا
لم یرح رائحة الجنة وان ریحها لتوجد من
مسیرة اربعین عاما (بخاری ص ۴۴۸)

من لا یفی لذی عهد عهده فلیس منی
ولست منه (صحیح مسلم ص ۱۲۸ ج ۲)

من کان بینه وبین قوم عهدا فلا یحلن
عهدا ولا یشدنه حتی یمضی امدا او ینبذ
الیهم علی سواء (ترمذی صفحہ ۲۷۵
ابوداود صفحہ ۲۳ جلد ۲)

اور **فرمایا** اگر تمہارے بھائی مسلمان جنہوں نے ہجرت نہیں
کی تم سے دین میں مدد چاہیں تو ان کو مدد دو۔ مگر
قوم (کا فرون) کے مقابلہ میں مدد نہ دینا جن سے تم عہد کر چکے ہو
اور **آنحضرت** صلی اللہ علیہ وسلم نے **فرمایا** جو
شخص عہد والوں کو ناحق قتل کرے اس پر بہشت حرام ہے
اور **فرمایا** میں عہد شکنی نہیں کرتا۔
اور فرمایا جو عہد شکنی کریگا۔ قیامت کے دن اسکے
غدر کا نشان کھڑا کیا جاویگا۔
اور **فرمایا** جو عہد والے کو قتل کریگا وہ بہشت کی
خوشبو نہ پائیگا جو چالیس سال کی مسافت سے
آتی ہے۔
اور **فرمایا** جو عہد والوں کا عہد پورا
نکرے وہ ہم میں سے نہیں اور نہ میں اسکے گروہ میں ہوں
اور **فرمایا** جس مسلمان کا کسی قوم سے عہد ہو
وہ اسکو نہ کھولے اور نہ کسی اور سے باندھے جب
تک پہلے عہد والوں کی میعاد نہ گذر لے یا انکو

© rasailojaraid.com

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ذمة المسلمین واحدة (بخاری باب ذمة المسلمین وجوارهم واحدة یسعی بها ادناهم (صفحه ۴۵۰)

فی التی یدخل فیه المرأة والعبد - الخ -

وقال عمر بن الخطاب رضی الله عنه واوصیه بذمة الله وذمة رسوله ان یوفی لهم بعهدهم وان یقاتل من ورائهم +

(بخاری صفحه ۴۲۹)

صاف اطلاع دینے کے بعد اب میرا تمہارا عہد نہیں!

اور فرمایا سبھی مسلمانونکا عہد یا امن ایک ہے یعنی ادنی مسلمان بھی عہد وامن دیسکتا ہے جسکی رعایت سبھی مسلمانون کو لازم ہے

ان ہی احادیث کے مطابق حضرت عمر فاروق رض نے فرمایا ہے کہ مین اپنے جانشین کو یہہ وصیت کرتا ہون کہ وہ عہد والونکا عہد پورا کرے اور اون کی حمایت مین اُنکے مخالفون سے لڑے

اِس قسم کی احادیث وآثار واقوال علماء نامدار ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد مین اور بہت منقول ہین جنکے نقل سے بہت طول ہوتا ہے ازانجملہ بہت سے اقوال وآثار اشاعة السنة نمبر ۸ جلد ۶ مین (جسکی پیشانی پر غلطی سے نمبر ۹ لکہا گیا ہے) نقل ہو چکے ہین

ان مسایل کے نتایج

ان نتایج کے مسایل بہت ہین مگر ہم اِس مقام مین تین نتایج کے ذکر پر اکتفا کرتے ہین -

(۱) سرکار انگریزی اور روس مین (خدانخواستہ باشد) جنگ ہوجائے تو بحکم ان نصوص قرآنیہ واحادیث نبویہ کے جو منقول ہو چکے ہین امیر کابل پر اس سرکار کی نصرت وحمایت واجب ہے اور اِسمین خدا کے اور رسول کی اطاعت متصور ہے اور روس کی معاونت اور سازش کہلم کہلی حرام وسراسر معصیت ہے -

(۲) اثناء مدت عہد مین (اگر کوئی مدت سرکار انگریزی اور امیر کابل مین خفیہ مقرر ہوئی ہو) اور بلا اطلاع واعلام سرکار انگریزی (اگر کوئی مدت مقرر نہین) امیر کابل کا عہد سرکار انگریزی سے دست بردار ہونا اور روس سے عہد ودوستی پیدا کرنا بحکم نصوص واحادیث مذکورہ حرام ہے -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۴) امیر کابل کی اس عہد کی رعایت اور سرحدی مسلمانوں پر (جو امیر کابل کے ماتحت نہین ہین اور خود مختار و آزاد کہلاتے ہین) یہی لازم ہے اور کسی مسلمان کو جب تک سرکار برٹش گورنمنٹ کی کسی مسلمان امرا (امیر کابل یا سلطان روم وغیرہ) سے دوستی و عہد ہو روس کا مددگار ہونا جایز نہین۔

اس نتیجہ (سوم) پر مسایل و دلایل منقولہ بالا کے علاوہ ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد مین اور دلایل بہی موجود ہین جو اس گورنمنٹ اور گورنمنٹ روس کی طرز حکومت و معاملات سیاست سے بحث کرتے اور تاریخی طور پر بتاتے ہین کہ اسوقت تک گورنمنٹ انگلشیہ نے اپنے ماتحت اور ہمسر اقوام و امرا اہل اسلام وغیرہ سے کیا سلوک کیا اور گورنمنٹ روس نے اپنی رعایا اور ہمسر اہل اسلام سے کیا معاملہ کیا اور اونکے سلوک اور معاملات کی نظر سے عام اہل اسلام پر افغانستان و ترکستان کے ہون خواہ ساکنان یاغستان ان دو گروہ (روس و انگلش) مین سے کسی گروہ کی اعانت لازم ہے۔

ولیکن ان دلایل کی تفصیل ہمارے اس مختصر مضمون مین نہین ہوسکتی ہماری دور اندیش گورنمنٹ نے رسالہ اقتصاد کی اشاعت کی طرف توجہ فرمای تو وہ دلایل ناظرین کے ملاحظہ مین آوینگے ورنہ خیر

ہماری اور (غالباً سبھی پالیٹیکل اشخاص کی) رای مین جو اثر عام اہل اسلام خصوصاً ساکنان افغانستان و ترکستان و یاغستان پر اس قسم کی تحریرات و مذہبی مسایل و رسایل سے متوقع ہے وہ گورنمنٹ کے لاکہون روپیہ سے جو سالہا سال سے امرا کابل وغیرہم کے مدارات مین صرف ہوتے ہین متوقع نہین ہے اس روپیہ کا اثر ہوا (جو آجتک نہین ہوا اور آیندہ بہی شاید ہو) تو صرف امیر صاحب کابل اور اون کی خرمان بردار سپاہ پر ہوگا نہ عام مسلمانان افغانستان و ترکستان پر جو امیر کابل کی رعایا کہلا کر انگریزون کی دوستی کے سبب سابق امیر مرحوم پر فتوے کفر کا لگا چکے ہین اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مذہبی معاملہ میں بھی امیر صاحب کی وہ کچھ پروا نہیں کرتے اور نہ مسلمانان یاغستان پر جو امیر کابل کو اپنا امیر نہیں سمجھتے بلکہ بجز مذہب و علماء مذہب وہ کسیکو اپنا حاکم نہیں جانتے اور اس قسم کی تحریرات و مسائل و رسائل کا اثر ان سب اقوام پر ممکن الوجود بلکہ متیقن ہے نہ معلوم نہیں ہماری دور اندیش گورنمنٹ ایک ضعیف (یا معدوم الاثر دلیل بشرطیکہ وہ اثر ظاہر ہو) پالیسی کے (امداد یا خوشامد امرا کابل وغیرہم) کے اختیار و اہتمام میں (جسمین لاکھوں روپیہ صرف ہوتا ہے) کیوں سرگرمی و عرق ریزی کرتی ہے اور ایک قوی اور وسیع الاثر پالیسی (اشاعت مذہبی مسائل و تحریرات جو گورنمنٹ کے موید ہیں) کے اختیار کرنے میں (جسمین ایک پیسہ بھی کوئی نہیں مانگتا) کیوں کوتاہی و لاپروائی کرتی ہے باوجودیکہ ایک مذہب و ملک کا خیر خواہ (رسالہ اشاعۃ السنۃ) سالہا سال سے اس پالیسی کی طرف توجہ دلا رہا اور چلا چلا کر گورنمنٹ کو جگا رہا ہے۔

رسالہ اشاعۃ السنۃ میں اس قسم کے مضامین و مسائل ۱۸۷۹ء سے شائع ہوئے ہیں جو ہمیشہ گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ رپورٹر کے پاس بھیجے جاتے ہیں اور بعض مضامین بھی لوکل گورنمنٹوں اور گورنمنٹ آف انڈیا میں بھی مرسل ہوتے ہیں اور بعض مضامین سول و ملٹری گزٹ وغیرہ اخبارات انگریزی و دیسی کے ذریعہ سے بھی شائع ہو چکے ہیں ہم کو معلوم نہیں یہ مضامین لوکل گورنمنٹ یا اور گورنمنٹ آف انڈیا میں پیش نہیں ہوتے یا پیش ہو کر لایق لحاظ و توجہ نہیں سمجھے جاتے۔؟

اگر شق ثانی صحیح ہے اور وہ مضامین پیش ہو کر لایق توجہ نہیں سمجھے گئے تو گورنمنٹ اشاعۃ السنۃ مفت کے ثناخوان و حامی کی مضامین و تحریرات کو جانے دے۔ اس صورت میں ہم بھی اپنے اصل رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد کو (جس کے بعض مضامین بطور نمونہ اشاعۃ السنۃ میں شائع کرتے رہے ہیں) صندوق میں بند کر کے رکھ چھوڑیں گے و لیکن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِس صورت مین گورنمنٹ کا پولٹیکل فرض ہے کہ وہ اِس قسم کے مسایل و رسایل اور فضلأ و علماء وقت سے (جو اونکی رعایا مین اور بعض اونکے ملازم و پنشنر ہین) لکھوا کر اطراف کابل اور دیگر سرحدی ممالک اہل اسلام مین تقسیم کرائے اور مسلمانون کو اُنکے مذہبی مسلمات کی شہادت و دستاویز سے اپنا دوست بنائے ۔
بالجملہ مسلمانون سے کچھہ کام لینا ہے تو اُنکے مذہب کے ذریعہ سے (جو موجودہ حالات مین گورنمنٹ کا موید ہے) اوسی کام لے اور اِس نسخہ مجرّب کو ہاتھہ سے نہ دے یہہ کام روپے ۔ پیسے ۔ لوہے ۔ سکّے ۔ بارود ۔ گولے ۔ دعوتون ۔ خلعتون ۔ خطابون ۔ خوشامدون خفیہ سازشون سے ہرگز نہین نکل سکتا ۔
اِس کھلم کھلی نصیحت مین ہمنے نہ صرف اپنا منصبی فرض اور گورنمنٹ کا حق سلطنت ادا کیا ہے بلکہ مذہبی فرض بہی ادا کیا اور اپنے مذہب (اسلام) کی ہدایات پر عمل کیا ہے ۔ اِس کھلی نصیحت نے بہی گورنمنٹ کو کچھہ اثر نہ کیا تو آیندہ ہم اِس قسم کے مضامین سے قلم کو روک لین گے اور گورنمنٹ ۔ ملک ۔ اور مذہب کی خیر خواہی اور حق شکر صرف دعا سے ادا کرینگے اور یہہ کہین گے ۔ اے خدا حقیقی شاہان شاہ تو ہماری مہربان گورنمنٹ کو روس کے پنجہ سے بچا اور امیر کابل اور اوسکی رعایا سے انکی عہد دوستی پہ عمل کرا ۔ اور گورنمنٹ کی سالہا سال کی مدارات اور لاکہون روپیہ کا کوئی نیک اثر (بحق ملک و مذہب) دکہا ۔ آمین ثم آمین ۔

مہدی سوڈان اور مسلمانان ہندوستان

بعض متعصب اخبارون نے بعض بلاد ہندوستان کے مسلمانون پر یہہ

© rasailojaraid.com